

از عدالت الاعظمیٰ

شری چنگ دیوشوگر ملز، لمیٹڈ۔

بنام
کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم ہدایت اللہ، اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ غیر منقسم آمدنی کمپنی جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں۔ سپر ٹیکس کا اندازہ لگانے کے اختیارات۔ پرکھ۔ پارٹ بی اسٹیٹس (ٹیکسیشن کنسیشن) آرڈر، 1950، شق 14۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 23 اے (1)۔

تشخیص کے سال کے دوران، کمپنی نے اپنے منافع کے 60 فیصد تک منافع تقسیم نہیں کیا تھا اور ایکٹ کے دفعہ 23 اے (1) کے تحت ایک حکم انکم ٹیکس افسر نے منظور کیا تھا، ٹریبونل کی طرف سے ہائی کورٹ کو بھیجا گیا سوال یہ تھا کہ کیا متعلقہ وقت پر ٹیکس دہندہ کمپنی کو ایسی کمپنی سمجھا جاسکتا ہے جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہوں، یعنی جس کے پاس ووٹنگ کا 25 فیصد اختیار ہو، اس کا جواب منفی دیا گیا۔

قرار دیا گیا کہ یہ پرکھنا کہ کسی کمپنی کے ڈائریکٹرز کی طرف سے کسی بھی انعقاد کو ایسا نہیں سمجھا جاسکتا جس میں عوام کو کافی دلچسپی ہو، درخواست دینے کے لیے درست پرکھنا نہیں تھا۔ جیسا کہ رگھونشی ملز بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، (1961) 2 ایل سی آر 978 میں طے شدہ ٹیسٹ اس کیس پر لاگو ہوگا۔

مزید کہا گیا کہ شق 23 اے (1) کے اطلاق اور وضاحت میں سب سے اہم شرط یہ تھی کہ عوام کو ووٹنگ کے 25 فیصد اختیارات میں فائدہ مند دلچسپی ہونی چاہیے۔ دفعہ 23 اے (1) کی وضاحت کے لیے ضروری ہے کہ کمپنی کے پاس موجود حصص کو عوام کے پاس سمجھا جائے، صرف اگر 23A اس پر لاگو نہیں ہو۔ پارٹ بی اسٹیٹس ٹیکسیشن کنسیشن) آرڈر، 1950 کی شق 14 میں رعایتی آرڈر نے اس پرکھ کو منفی کرنے کی کوشش نہیں کی، اس نے صرف ایک کمپنی کو فائدہ دیا، جس پر شق 14 لاگو ہوتی ہے، اور کمپنی اس رعایت کا فائدہ اٹھا سکتی ہے، اور پھر بھی دوسرے مقاصد کے لیے سیکشن 23 اے کے تحت آسکتی ہے۔

رگھونشی ملز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی، (1961) 2 ایس سی آر 978، نے درخواست دی۔

دیوانی اپیل کا حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 380 آف 1957۔

1956 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 4 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 8 مارچ 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے این اے پالکھو والا، ایس این اینڈ سی، رامیشور ناتھ، جے بی دادا چنجی اور پی ایل ووہرا۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے این کرپال اور ڈی گپتا۔ 7 دسمبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے

ذریعے دیا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ اپیل، ہائی کورٹ کے ایک ٹیٹو فیکیٹ پر، شری چانگ دیوشوگر ملز لمیٹڈ کی طرف سے دائر کی گئی ہے، جس پر انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23 اے (فنانس ایکٹ، 1955 کے ذریعے اس میں ترمیم سے پہلے) کا اطلاق تشخیص سال، 1948-49 کے سلسلے میں کیا گیا تھا۔ جو سوال ہائی کورٹ کو بھیجا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا متعلقہ وقت پر ٹیکس دہندہ کمپنی کو ایسی کمپنی سمجھا جاسکتا ہے، جس میں عوام کی کافی دلچسپی ہو۔ اس سوال کا جواب ہائی کورٹ نے منفی دیا۔

تشخیص کے سال کے دوران، کمپنی نے اپنے منافع کا 60 فیصد تک منافع تقسیم نہیں کیا تھا، اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23 اے (1) کے تحت ایک حکم انکم ٹیکس افسر نے منظور کیا تھا۔

کمپنی نے ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر سے اپیل کی، جس نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹریبونل میں اپیل کی، لیکن ناکام رہا۔ تاہم ٹریبونل نے مذکورہ سوال کا حوالہ دیا جس کا، جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے، ہائی کورٹ نے منفی جواب دیا تھا۔

ٹیکس دہندہ کمپنی کا جاری کردہ، سبسکرائب شدہ اور ادا شدہ سرمایہ 60,000 حصص پر مشتمل تھا، جو مندرجہ ذیل تقسیم کیے گئے تھے:

(1)	11	کمپنی کے ڈائریکٹرز	-----	41,500	حصص۔
(2)	بینجنگ ایجنسی فرم	-----	2,300	حصص۔	
(3)	میسور مرچنٹس لمیٹڈ	-----	11,880	حصص۔	
(4)	دیگر	-----	4,320	حصص۔	
			-----	60,000	حصص۔

یہ سوال اس بات کا تعین کرنے میں پیدا ہوا کہ کیا عوام کمپنی میں کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں، یعنی 25 فیصد، ووٹنگ کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس نکتے کا تعین کرنے میں بامبے ہائی کورٹ نے بگھونٹی ملز بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس میں اپنے فیصلے کی پیروی کی، اور کہا کہ کسی کمپنی کے ڈائریکٹرز کی کسی بھی ہولڈنگ کو ایسا نہیں سمجھا جاسکتا جس میں عوام کی کافی دلچسپی ہو۔ ہم نے رگھونٹی ملز کیس میں بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے سے 1957 کی سول اپیل نمبر 30 سنی ہے، جس میں آج فیصلہ سنایا گیا ہے، اور فیصلہ دیا ہے کہ درخواست دینے کے لیے یہ درست پرکھنا نہیں ہے۔ ہم نے درخواست دینے کے لیے صحیح پرکھ طے کرنے کے بعد مذکورہ اپیل کو ریماؤنڈ کر دیا ہے۔ جو ہم نے وہاں کہا ہے وہ یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے

یہاں۔

ایک اور سوال ہے، جو اس اپیل میں پیدا ہوا لیکن بگھونٹی ملز کی اپیل میں نہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، میسورمر چنٹس لمیٹڈ کے پاس ٹیکس دہندہ کمپنی کے 11,880 حصص تھے۔ اگر یہ کہا جاسکے کہ یہ حصص 4,320 حصص کے ساتھ عوام کے پاس ہیں، تو عوام کے پاس ووٹنگ کا 25 فیصد اختیار ہوگا، چاہے کمپنی کے ڈائریکٹرز کے پاس باقی حصص ہوں یا نہ ہوں۔ لہذا، ہائی کورٹ کے لیے یہ غور کرنا ضروری تھا کہ آیا میسورمر چنٹس لمیٹڈ کے حصص کو عوام کے پاس رکھا جاسکتا ہے۔ ہائی کورٹ نے ٹیکس دہندہ کمپنی کے خلاف فیصلہ دیا کہ انہیں عوام کی طرف سے ہولڈنگ کے حصے کے طور پر شمار نہیں کیا جاسکتا، اور ہمارے فیصلے میں، ہائی کورٹ صحیح نتیجے پر پہنچ گئی ہے۔

اس معاملے کا فیصلہ سیکشن 23 اے (1) کی تیسری شق کے تحت کیا جانا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

"بشرطیکہ یہ ذیلی دفعہ کسی بھی ایسی کمپنی پر لاگو نہیں ہوگی جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں یا ایسی کمپنی کی ذیلی کمپنی پر اگر ایسی ذیلی کمپنی کا پورا حصص سرمایہ پیرنٹ کمپنی یا اس کے نامزد افراد کے پاس ہے۔

وضاحت اس ذیلی دفعہ کے مقصد کے لیے، ایک کمپنی کو ایک ایسی کمپنی سمجھا جائے گا جس میں عوام کافی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں اگر کمپنی کے حصص (وہ حصص جو منافع کی مقررہ شرح کے حقدار نہیں ہیں، چاہے وہ منافع میں حصہ لینے کے مزید حق کے ساتھ ہوں یا نہ ہوں) جن میں ووٹنگ کا کم از کم پچیس فیصد اختیار غیر مشروط طور پر مختص کیا گیا ہو، یا غیر مشروط طور پر حاصل کیا گیا ہو، اور پچھلے سال کے آخر میں عوام کے پاس فائدہ مند طور پر رکھے گئے ہوں (بشمول ایسی کمپنی جس پر اس ذیلی دفعہ کی دفعات لاگو ہوتی ہیں)، اور اگر ایسے پچھلے سال کے دوران ایسے حصص برٹش انڈیا میں کسی اسٹاک ایکسچینج میں لین دین کا موضوع رہے ہوں یا حقیقت میں ہولڈرز کے ذریعے آزادانہ طور پر دوسرے کو منتقل کیے جاسکیں۔

شق اور وضاحت کو لاگو کرنے میں، ہمیں ان الفاظ کو نافذ کرنا ہوگا جن میں "ایسی کمپنی شامل نہیں ہے جس پر اس ذیلی سیکشن کی دفعات لاگو ہوتی ہیں"، اور اس بات کا تعین کرنا ہوگا کہ آیا میسورمر چنٹس لمیٹڈ ایک کمپنی ہے،

جس پر دفعہ 23 اے کی دفعات کو لاگو کہا جاسکتا ہے۔ تشخیص کار کمپنی کے سیکھے ہوئے وکیل کا کہنا ہے کہ اس کا فیصلہ کرنے میں ہمیں تین نکات پر مطمئن ہونا پڑتا ہے، جس کا خلاصہ وہ مندرجہ ذیل کرتا ہے:

(ا) عوام کو اس کمپنی میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں ہونی چاہیے۔

(ب) اس میں متعلقہ تشخیصی سال کے لیے قابل تشخیص منافع ہونا چاہیے؛ اور

(ج) اس نے اپنے خالص قابل تشخیص منافع کا 60 فیصد تقسیم نہیں کیا ہوگا۔

وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب تک یہ تین شرائط پوری نہیں ہوتیں تب تک دفعہ 23 اے میسورمرچنٹس لمیٹڈ پر لاگو نہیں ہوگا، اور یہ کہ اس کے پاس موجود حصص کو عوام کے پاس سمجھا جائے گا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ میسورمرچنٹس لمیٹڈ کی، اسی تشخیصی سال میں کوئی قابل تشخیص آمدنی نہیں تھی اور اسے نقصان اٹھانا پڑا تھا، اس لیے شرائط (ب) اور (سی) لاگو نہیں ہوں گی، اور یہ کہ دفعہ 23 اے اس کمپنی پر لاگو نہیں ہے۔ ہماری رائے میں، سب سے اہم شرط یہ ہے کہ اس کمپنی میں بھی عوام کو ووٹنگ کے 25 فیصد اختیارات میں فائدہ مند دلچسپی ہونی چاہیے، اور ہمارے سامنے یہ تسلیم کیا گیا کہ یہ بالکل بھی عوامی کمپنی نہیں بلکہ ایک نجی کمپنی تھی، اور اس لیے عوام کو اس کمپنی میں دلچسپی نہیں تھی۔

میسورمرچنٹس لمیٹڈ کے پاس موجود حصص کو، وضاحت میں موجود اخراج کے پیش نظر، کسی بھی طرح سے ایسی ہولڈنگ کے طور پر شمار نہیں کیا جاسکتا جس میں عوام کو فائدہ ہو۔ لہذا یہ نقطہ ہائی کورٹ کے عزم کے لیے کھلا نہیں ہوگا، جب دی رگھونشی ملز لمیٹڈ بمقابلہ رگھونشی ملز لمیٹڈ میں ہمارے مشاہدات کی روشنی میں ہائی کورٹ کے ذریعے اس سوال پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی نے آج فیصلہ کیا۔

ٹیکس دہندہ کمپنی کے ماہر وکیل نے یہ بھی کہا کہ پارٹ بی اسٹیٹس (ٹیکسیشن کنسیشن) آرڈر، 1950 کی شق 14 کے پیش نظر، سیکشن 23 اے کی دفعات میسورمرچنٹس لمیٹڈ پر لاگو نہیں ہو سکتیں۔ یہ شق مندرجہ ذیل ہے:

"14 نجی کمپنیوں کے ذریعے منافع کی تقسیم کی ضرورت۔ ایکٹ کے سیکشن 23 اے کی دفعات کا اطلاق مقررہ دن سے پہلے ختم ہونے والے کسی بھی پچھلے سال کے منافع اور فوائد کے سلسلے میں نہیں ہوگا جب تک کہ ریاستی قانون میں اس سے متعلق کوئی شق موجود نہ ہو۔"

یہ رعایت میسورمرچنٹس لمیٹڈ کے لیے کھلی ہوگی، اگر وہ شق 14 کی شرائط کو پورا کرتی ہے۔ تاہم، یہ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا اس کے پاس موجود حصص کو ان کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے جن میں عوام کو کسی دوسری کمپنی میں فائدہ مند دلچسپی ہے، دفعہ 23 اے کے اطلاق سے ہٹ نہیں سکتا۔ وضاحت میں کہا گیا ہے کہ کسی کمپنی کے حصص کو عوام کے پاس سمجھا جانا چاہیے، صرف اس صورت میں جب سیکشن 23 اے اس پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ رعایتیں آرڈر اس پر کھ کومنی کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ یہ صرف ایک کمپنی کو فائدہ دیتا ہے، جس پر شق

14 لاگو ہوتی ہے۔ میسورمرچنٹس لمیٹڈ، اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، اور پھر بھی دوسرے مقاصد کے لیے سیکشن 23 اے کے تحت آتا ہے۔

اس دلیل کی کوئی قوت نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت ہے، اور بلکو نوشی ملز کیس میں ہمارے فیصلے کے مشاہدات کی روشنی میں سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے کیس ہائی کورٹ کو بھیج دیا جاتا ہے۔ جیسے ہی مقدمہ ریمانڈ کیا جاتا ہے، اس اپیل کے اخراجات مدعا علیہ کے ذریعے ادا کیے جائیں گے، لیکن ہائی کورٹ میں اخراجات نتیجہ کی پابندی کریں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔